© rasailojaraid.com

(اداریہ روزنامہ جنگ لاہور، ۲۳ اگست ۱۹۸۵ء)

عجب آزاد مرد تھا!

امیر شریعت مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری کی چوبیسویں برسی ان کے عقیدت مندوں نے پنجاب کے مختلف مقامات پر منائی مگر افسوس کا مقام ہے کہ پاکستان کی موجودہ نسلوں کو ان کی شخصیت اور جہاد آزادی میں ان کی خدمات اور قربانیوں کے بارے میں کچھ معلوم نہیں۔ وہ بے باک اور سحر انگیز مقرر تھے اور عالم دین بھی تھے مگر ان کا دین کا تصور انقلابی تھا جس میں سامراج دشمنی کو مرکزی اہمیت حاصل تھی۔ وہ اسلام کو محض رسوم و قیود کا گوشوارہ نہیں سمجھتے تھے بلکہ اسے عملی زندگی کا قابلِ عمل ضابطہ قرار دیتے تھے۔ اپنی حیات مستعار انہوں نے اسی کی جدوجہد میں گذاری۔ رسول اکرم ﷺ کی ذات گرامی ان کا آئیڈیل تھی اور وہ ایک ایسا معاشرتی نظام قائم کرنا چاہتے تھے جس میں مساوات اور عدل کا دور دورہ ہو۔ یہ درست ہے کہ انہوں نے تحریک پاکستان کی مخالفت کی تھی مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ ہندوستانی مسلمانوں کو ہندو اکثریت کے رحم و کرم پر چھوڑنا چاہتے تھے۔ ان کا خیال یہ تھا کہ اگر مسلمانوں نے اپنا وطن الگ کر لیا تو ہندوؤں کو اتنی بڑی سلطنت مل جائے گی جس کی مثال ہندوستان کی تاریخ میں نہیں ملے گی اور یہ بات انہوں نے دہلی کے ایک ایسے جلسے میں کہی جس کی صدارت پنڈت جواہر لال نہرو کر رہے تھے۔ ان کا نظریہ غلط نکلا اور پاکستان معرض وجود میں آ گیا تو انہوں نے اس کی وفاداری کی قسم کھائی اور اس کے استحکام کے لئے دعائیں کرنے لگے۔ مجلس احرار نے حالات کے پیش نظر عملی سیاست سے کنارہ کشی کر کے تبلیغِ دین کو اپنا مقصد حیات قرار دے دیا مگر سامراج دشمنی انہوں نے نہ چھوڑی اور اس حوالے سے انہوں نے احمدیوں (مرزائیوں) کے خلاف اپنی جدوجہد جاری رکھی۔ مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری کے آخری سال کس مپرسی میں گزرے۔ انہوں نے برسوں کی قید کاٹی، فاقہ کشی کی اور طرح طرح کی مصیبتیں اٹھائیں مگر اپنی زندہ دلی پر حرف نہ آنے دیا۔ وہ عاشق رسول کہلاتے تھے اور دنیا میں اللہ کی بادشاہی کے علمبردار تھے جس میں آزادی اور انصاف کو بنیادی حیثیت حاصل ہو۔ انہوں نے اپنی پرانی سیاست کے داغ کو بعض دوسری دینی سیاسی پارٹیوں کی طرح تاویلات کے ذریعے دھونے کی کوشش نہیں کی اور آخری دم تک تسلیم کیا کہ میں پاکستان کی تخلیق کے خلاف تھا اتنی ہمت ایک مرد مجاہد ہی کر سکتا ہے جسے اللہ کے سوا کسی کا خوف نہ ہو۔ آج اگر ہم انگریز کے پنجۂ استبداد سے آزاد ہیں تو اس میں مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری جیسے سرفروشوں کا بھی حصہ ہے۔ تحریک آزادی کے حوالے سے ہمیں ان کا احترام کرنا چاہیئے۔ ان کی چوبیسویں برسی ہمیں یاد دلاتی ہے کہ پاکستان آزاد ہو چکا ہے مگر سامراجی غلبے سے رہائی کا کام ابھی باقی ہے.... حق مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھا۔

© rasailojaraid.com